ملک احمد سرور

حرامی کون......؟

(امریکی دانش وروں کی گالیوں کے جواب میں)

اس مضمون کے نوٹس میں نے اس وقت لئے تھے جب پاکستان کے ضمیر فروش حکمرانوں نے ایمل کانسی کو ۲۰ لاکھ ڈالر کے عوض امریکہ کے حوالے کر دیا تھا اور امریکی اٹارنی جنرل نے اس پر کہا تھا کہ امریکی حکومت نے پاکستان کو اتنی بڑی رقم کیوں دی ہے کیونکہ پاکستانی تو اپنی ماں بہن کو معمولی رقم پر فروخت کر دیتے ہیں۔ مگر اس وجہ سے ان نوٹس کو مضمون کے قالب میں نہ ڈالا کہ ''بیدار ڈائجسٹ'' منفی کے بجائے مثبت اقدار کو فروغ دینے کی پالیسی پر عمل کرتا ہے۔ ۱۱ ستمبر کے بعد امریکی حکمرانوں اور دانشوروں نے امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد، حضرت اسامہ بن لادن اور دیگر مجاہدین اسلام کے خلاف جو زبان استعمال کی ہے اس نے مجھے مجبور کر دیا ہے کہ میں ''بیدار ڈائجسٹ'' کی پالیسی سے ہٹ کر گورے صلیبیوں کو ان کا اصل چہرہ دکھاؤں۔ امریکہ کے خونخوار بھیڑیئے بش نے حضرت اسامہ کو ''خرگوش'' کہہ کر ان کی تضحیک کی ہے تو بھیڑیئے کی کابینہ کے سؤر وزراء امیر المومنین حضرت ملا محمد عمر مجاہد کا تمسخر اڑاتے ہیں' یہی صورت ڈاکوؤں کی اولاد امریکی دانشوروں کی ہے جو ان مسلم ہیروز کو دہشت گرد' قاتل' بھگوڑے' بدمعاش' بدکار' خونی' جرائم پیشہ' فسادی' جنونی' شر کے پتلے اور دیگر گالیوں نما الفاظ اور گالیوں سے ملقب کر رہے ہیں۔ میں زیادہ حوالے نہیں دوں گا بلکہ دانشوروں کی تحریروں سے صرف چار حوالے نقل کروں گا۔

۱۔ سٹیوڈن لیوز کا تعلق ''نیویارک پوسٹ'' سے ہے۔ یہ کہتا ہے ''KILL THE BASTARDS......'' یعنی ان مسلمان حرامزادوں کو قتل کر دو یا زہر دے کر ختم کر دو''

۲۔ چارلس کراتھ ہیمر ''واشنگٹن پوسٹ'' کا صحافی ہے۔ اس کا کہنا ہے ''ان (مسلمان) حرامزادوں نے ہمارے پانچ ہزار لوگ قتل کر دیئے اور اگر ہم انہیں نہیں مٹاتے تو وہ ہمارے مزید لوگوں کو قتل کریں گے''۔

۳۔ تھامس فریڈمین کا تعلق ''نیویارک ٹائمز'' سے ہے۔ وہ کہتا ہے کہ دہشت گردوں کے خلاف جنگ میں تمام اصول بھولنا ہوں گے''۔

۴۔ ''نیشنل ریویو'' سے تعلق رکھنے والی خاتون صحافی این کولڑ کہتی ہے ''امریکہ کو دہشت گرد ممالک پر قبضہ کر لینا چاہیے' ان کے عوام کو زبردستی عیسائی بنا دینا چاہیے''۔

مذکورہ حوالے میں نے امریکہ میں مقیم روزنامہ ''نوائے وقت'' کے کالم نگار اسرار احمد کسانہ کے کالم سے لئے ہیں۔

آخری دو حوالوں کہ عملاً دہشت گرد کون ہیں عیسائی یا مسلمان؟ اس کا جواب تو ''بیدار'' کے صفحات میں مسلسل دیا جا رہا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ شماروں میں صلیبی دہشت گردی کی پوری تاریخ قسط وار بیان کی جائے گی۔ ذیل کی سطور میں صرف ''حرام زادے کون؟'' کے حوالے سے لکھا جائے گا۔

مسلم معاشرہ اس وقت اپنے خراب ترین دور میں بھی عزت و عصمت اور حلال النسل کے معاملے میں اپنی مثال آپ ہے۔ مسلم دنیا کے کسی ملک میں بھی حرامی بچوں کا تناسب ایک فی ہزار بھی نہ ہو۔ شاید ایک فی لاکھ بھی نہ ہو۔ بوسنیا ایک یورپی مسلمان ملک ہے صلیبیوں نے جنگ کے دوران تعلیمات مسیح کو پاؤں تلے روندتے ہوئے عصمت دریوں کی انتہا کر دی، ہسپتالوں کی رپورٹ کے مطابق اس تشدد کا شکار ہونے والی غیر شادی شدہ لڑکیاں ۹۰ فیصد سے زیادہ کنواری پائی گئیں۔ یہ اس مسلمان ملک کا حال ہے جو اسلامی تعلیمات سے آشنا مغربی تہذیب میں رنگا ہوا تھا۔ اس کے مقابلے میں صلیبی دنیا کا کیا عالم ہے؟ صلیبی دنیا اس سے آگاہ ہے۔ مبالغہ آرائی بھی کر لیں تو بمشکل ۱۵ تا ۲۰ فیصد لڑکیاں شادی کے وقت کنواری ہوتی ہیں بلکہ ایک سروے رپورٹ کے مطابق برطانیہ میں ۹۰ فیصد سے زیادہ لڑکیاں شادی سے پہلے حاملہ یا پھر جنسی تعلق سے لطف اندوز ہو چکی ہوتی ہیں۔ برطانیہ میں ایک ہزار جوڑوں میں سے صرف ۶.۸ فیصد شادی کرتے ہیں باقی معاہدے کے تحت اکھٹے رہتے ہیں اور حرامی بچوں کو جنم دیتے جنہیں وہ ''حلالی'' کہتے ہیں۔ شمالی یورپ میں مجموعی طور پر ۵۰ فیصد بچے کنواری ماؤں کے ہوتے ہیں۔ ۱۹۹۲ء میں امریکہ میں ۱۹ سال سے کم عمر لڑکیوں نے جن بچوں کو جنم دیا ان میں ۶۵ فیصد حرامی تھے۔ حرامی بچوں میں برطانیہ میں ۳۰ فیصد بچے کنواری ماؤں کے ہوتے ہیں۔ رش لم باؤگ (RUSH LIMBAUGH) امریکہ میں ریڈیو ٹی وی کا ایک معروف مبصر تھا، (شاید اب بھی ہو) اس کے مطابق سویڈن میں ناجائز بچوں کی تعداد ۵۲ فیصد ہے۔ واشنگٹن پوسٹ کے ایک کالم نگار تھامس کے ایک سروے کے مطابق امریکہ میں زنا میں ملوث ۵۰ فیصد لڑکیاں ۱۸ سال سے کم عمر ہوتی ہیں اور 25 فیصد تو ۱۲ سال سے بھی کم عمر ہوتی ہیں ایک اور سروے رپورٹ کے مطابق ۱۲ سال سے کم عمر بچیوں میں ۲۰ فیصد اپنے باپوں کی ہوس کا شکار ہوتی ہیں۔ یہ اعداد و شمار ۱۹۹۲ء کے ہیں، اب صورتحال کہیں زیادہ خراب ہے۔ جون ۱۹۹۱ء میں امریکہ کے چلڈرن ڈیفنس فنڈ کی ایک رپورٹ کے مطابق امریکہ میں ہر ۲۷ منٹ بعد ۱۹ سال سے کم عمر لڑکی حرامی بچے کی ماں بنتی ہے۔ (مذکورہ بالا اعداد و شمار پڑھتے ہوئے ایک بات ذہن میں رکھیں کہ امریکہ و یورپ میں باہم رضامندی سے زنا کے نتیجے میں پیدا ہونے والے بچے کو اگر باپ تسلیم کر لے تو وہ حرامی شمار نہیں ہوتا۔ امریکہ و یورپ میں حلالی بچوں میں اکثریت ایسے ہی حرامیوں کی ہوتی ہے۔)

روزنامہ ''جنگ'' یکم مئی ۱۹۸۴ء کی ایک خبر کے مطابق نیو یارک میں ایک ۴۳ سالہ ماں نے اپنے بیٹے سے شادی کر لی۔ ہوا یوں کہ خاتون ''میری'' نے سترہ سال کی عمر میں ایک بچے ڈینی کو جنم دیا۔ وہ سات سال کا تھا جب وہ اس سے لاتعلق ہو گئی۔ یہ حرامی بچہ خیراتی اداروں میں پڑھ کر جوان ہوا۔ ۲۶ سال کی عمر میں اس کا تعارف ''میری'' سے ہوا۔ وہ جانتی تھی کہ ڈینی

اس کا بیٹا ہے، اس کے باوجود اس نے اس سے شادی کر لی۔

۲۷ دسمبر ۱۹۹۱ء ''جنگ'' جمعہ میگزین کی خبر بھی بڑی دلچسپ بلکہ شرمناک ہے۔ امریکہ کے ٹام گرین نے پہلے د عورتوں سے شادیاں کیں اور بعد میں ان کی تین بیٹیوں سے بھی شادی رچالی۔ پہلے اس نے تیمہ نامی بیوہ سے شادی کی جس کی ایک بیٹی لنڈا بھی اس کے ساتھ آ گئی۔ پھر ٹام نے ایک اور بیوہ سے شادی کی جس کی دو بیٹیاں ماں کے ساتھ آئیں۔ دونوں بیویاں اپنے شوہر ٹام کے حسن سلوک سے بہت متاثر ہوئیں اور اپنی بیٹیوں سے ٹام کا عشق دیکھ کر انہوں نے یکے بعد دیگرے اپنی بیٹیوں کی شادیاں بھی ٹام سے کر دیں (حرامی بچوں کے تفصیلی اعداد و شمار اور جنسی عیاشیوں کے حوالے سے مزید تفصیل کے لئے ماہنامہ ''بیدار ڈائجسٹ'' کا شمارہ فروری، مارچ اور ستمبر ۹۵ کا مطالعہ کریں)

ذیل میں گوری صلیبی دنیا کے چند نامور حرامیوں کا ذکر کیا جا رہا ہے۔

پوپ الیگزینڈر ششم، شہزادی لوکریشیا بورجیا اور سیزر بورجیا

پوپ الیگزینڈر ششم جس کا اصل نام راڈریگو بورجیا تھا۔ جنوری ۱۴۳۱ء میں سپین میں پیدا ہوا۔ وہ ۱۴۹۲ء پوپ چنا گیا۔ اس زمانے میں پوپ کا خاندان شاہی مراعات کا مالک ہوتا تھا۔ راڈریگو بورجیا کلیسائی شہزادہ ہونے کے باعث عیاشی میں کہیں آگے تھا اور لوکریشیا کی ماں وانوزا کیٹانی اس کی کئی داشتاؤں میں سے ایک تھی، یعنی لوکریشیا ایک حرامی بچی تھی۔ لوکریشیا کے لغوی معنی تو عصمت مآب کے ہوتے ہیں مگر لوکریشیا اپنے باپ سے بھی زیادہ عیاش تھی۔ وانوزا کیٹانی کا ایک بیٹا سیزر بورجیا بھی تھا یعنی یہ بھی حرام زادہ تھا مگر اس کے باوجود کلیسا کا ایک اہم عہدیدار تھا۔ پوپ نے ۱۴۹۸ء میں ویٹی کن میں ایک محفل منعقد کی۔ جنسی خرمستیوں کی اس محفل میں عمائدو اکابر کلیسا کے علاوہ پوپ کا حرامی لڑکا سیزر اور حرامی شہزادی لوکریشیا بھی شریک تھی جو اس وقت ۱۸ سال کی تھی۔ اس جنسی محفل کے نتیجے میں اس نے ایک حرامی بچے کو جنم دیا۔ ۱۵۰۱ء میں پوپ الیگزینڈر کے جاری کئے گئے فرمان کے مطابق لوکریشیا کے حرامی بیٹے کا باپ لوکریشیا کا سگا بھائی سیزر تھا۔ لوکریشیا نہایت خوبصورت تھی اور کتب میں لکھا ہے کہ وہ ۱۲ سال کی عمر میں ہی جنسی دنیا میں داخل ہو گئی تھی۔ سیزر کے علاوہ ایک دوسرے بھائی کے بھی اس سے ناجائز تعلقات تھے جسے سیزر نے رقابت میں قتل کرا دیا۔ پوپ الیگزینڈر ششم کے ایک دوسرے فرمان کے مطابق وہ اپنے نواسے کا باپ خود تھا یعنی اس کے اپنی خوبصورت بیٹی کے ساتھ اپنے ناجائز تعلقات بھی تھے۔ (بحوالہ انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا) پوپ کے اپنے اعتراف کے مطابق اس کی چار تسلیم شدہ ناجائز اولادیں تھیں، غیر تسلیم شدہ کی تعداد کا اندازہ کسی کو نہیں۔ پوپ لوکریشیا کو اپنی تسکین کے لئے نہ صرف خود استعمال کرتا رہا بلکہ اس نے اسے سیاسی رشوت کے طور پر بھی بہت استعمال کیا۔ لوکریشیا، سیزر اور پوپ کی داستان انتہائی حیاسوز ہے اور تاریخ کے خبیث ترین آٹھ مردوں اور عورتوں میں شامل ہے۔ یہ ہے گورے صلیبیوں کا ایک اعلیٰ ترین مذہبی اور شاہی خاندان۔ پوپ کلیمنٹ ہفتم خود ولد الزنا یعنی حرام زادہ تھا (بحوالہ ''نیو ورلڈ آرڈر'' از امجد حیات ملک)

روس کی ملکہ کیتھرائن دی گریٹ اٹھارویں صدی میں روس کی ملکہ کیتھرائن دی گریٹ انتہائی عیاش تھی۔اس سے قبل ایک ملکہ کیتھرائن اول بھی گزری ہے جس کا اصل نام مارتھا تھا۔پیٹر کی داشتہ تھی، حرامی بچی کو جنم دینے کے بعد کلیسا جا کر مارتھا کا نام بدل کر کیتھرائن الیکسو نا رکھ دیا گیا اور اسے زار روس کے بیٹے الیکیس کی منہ بولی ماں بنا دیا گیا۔۱۷۲۴ء میں اسے ''شہنشاہ بیگم'' کا خطاب ملا۔تاجپوشی کے چند ماہ بعد ہی شاہی خواب گاہ کے نوجوان محافظ ولیم مونس سے اسکے تعلقات قائم ہو گئے..... یہ اپنے شوہر کے انتقال کے بعد دو سال تک حکمران بھی رہی۔کیتھرائن دی گریٹ کا اصل نام صوفیہ تھا۔ملکہ الزبتھ ۱۷۴۲ء میں روس کے تخت پر قابض ہوئی تو اس نے اپنے بھانجے پیٹر کو جو پیٹر اعظم کی بیٹی اور الزبتھ کی دوسری بہن این کے بطن سے تھا کو اپنا جانشین بنانے کا فیصلہ کیا اور شہزادی جونا کی بیٹی صوفیہ سے اس کی شادی کرادی جو بعد میں کیتھرائن دی گریٹ کے نام سے معروف ہوئی۔انتہا کی عیاش تھی۔اس کے منظورِ نظر بستری محبوبوں اور عاشقوں کی تعداد بعض سوانح نگاروں نے ۲۱ اور بعض نے ۸۰ لکھی ہے۔کیتھرائن نے جس پہلے بچے پال کو جنم دیا وہ حرامی تھا۔اور کیتھرائن نے اپنی یادداشتوں میں خود تسلیم کیا ہے کہ پال کا باپ اس کا عاشق سرجی سولٹیکوف تھا.... دوسری بچی کو جنم دیا وہ بھی حرامی تھی، تیسرا بچہ بھی حرامی تھا کتب میں ہر بچے کے اصل باپ کا نام لکھا ہے اور یہ کیتھرائن کی یادداشتوں سے نقل کیے گئے ہیں۔الزبتھ کے انتقال کے بعد کیتھرائن کا شوہر ''پیٹر سوم'' کے لقب سے تخت نشین ہوا تو تھوڑے ہی عرصہ بعد کیتھرائن نے اپنے عاشقوں کے ذریعے اس سے زبردستی دستبرداری کے محضر پر دستخط لئے اور قید کر دیا جہاں چند دن بعد اسے قتل کر دیا گیا۔

ملکہ بننے کے بعد اس کی عیاشیوں میں کئی گنا اضافہ ہو گیا۔اس صلیبی ملکہ کی عیاشیوں کی داستانیں اس قدر فحش اور حیا سوز ہیں کہ ''بیدار'' کے اندر ہم ان کی تلخیص بھی نہیں دے سکتے۔۶۷ سال کی عمر میں جب وہ مر رہی تھی تو اس وقت بھی ایک نوجوان اس کی خدمت میں حاضر تھا۔

پادریوں اور ننوں کی حرام کاریاں پندرھویں صدی کا اسقف ''جان سالٹز بورگ'' کہتا ہے کہ ''میں نے بہت تھوڑے راہب اور پادری ایسے پائے ہیں جو عورتوں کے ساتھ حرامکاری کے عادی نہ ہوں..... اور راہباؤں کی خانقاہیں رنڈیوں کے چکلوں کی طرح حرامکاری کے اڈے بنی ہوئیں ہیں''۔مختلف اوقات میں چرچوں میں جنسی جرائم کے حوالے سے بچوں اور ننوں کی عصمت دری کے جو اعداد و شمار رسائل و جرائد میں شائع ہوتے رہتے ہیں وہ انتہائی ہولناک ہیں۔جب ہم مسلم ممالک کی مساجد اور دینی مدارس کو دیکھتے ہیں تو صلیبی چرچوں کے مقابلے میں جنسی جرائم کا تناسب اگر ۲۰۰ گنا کم نہیں تو ۱۰۰ تو ضرور کم ہے۔ہمارے ہاں یہ معلوم ہو جائے کہ فلاں مولوی کسی بے حیائی میں ملوث ہے تو اس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے، کم از کم اسے کسی مسجد اور مدرسے میں کوئی جگہ نہیں ملتی مگر صلیبی دنیا کے انداز نرالے ہیں کہ وہاں حرامزادے پوپ، پادری اور حرامزادیاں ملکائیں اور ننیں بن جاتی ہیں۔

سپین اور ہنگری کے حرامی مہم جو سپین فرانسسکو پزارو (FRANCISCO PIZZARO) جس نے جنوبی امریکہ کی انقا سلطنت (INCA EMPIRE) کو فتح کر کے وہاں قدیم تہذیب کا خاتمہ کیا تھا وہ ولد الزنا یعنی حرامی تھا۔ ہرنان کورٹیز (HERNAN CORTEZ) جس نے میکسیکو اور اس کے گردونواح میں واقع ازتق سلطنت کو فتح کیا تھا وہ ایک حرامی شخص کی اولاد تھا۔ یورپ کا ایک ہیرو جرنیل ہنیاڈی (HUNYADI) ہنگری سجسمنڈ شاہ کا حرامی بیٹا تھا اور اس کے حرامی ہونے کا ذکر پول نے اپنی تاریخ میں بھی کیا ہے۔ وہ حرامیوں ہی کی طرح بدتہذیب اور خونخوار تھا۔

یہ تو محض چند مثالیں بطور نمونہ نقل کی ہیں ورنہ جس ملت میں ۵۰ تا ۶۰ فیصد بلکہ اس سے بھی زیادہ بچے حرامی ہوں اس کے حکمرانوں اور دانشوروں کے بارے میں کیا کہا جاسکتا ہے کہ ان میں کتنے جائز اور کتنے حرام زادے ہیں؟ جس ملت میں راسپوٹین شاہی عورتوں کا پیر ہو وہاں شاہی خواتین کی پاکدامنی کا ذکر کون کر سکتا ہے؟ حیرت ہے کہ اس حرامی ملت کے دانشور مسلمان مجاہدین کو ''حرامزدے'' کہہ کر مخاطب کر رہے ہیں جو شرم و حیا کی پیکر خواتین کے فرزند ہیں۔ یہ ان ماؤں کے فرزند ہیں جن کی طرف کوئی غیر محرم آنکھ دیکھنے کی جرات نہیں کر سکتی۔ مغرب کو کیا پتا عصمت، شرم اور حیا کس چیز کا نام ہے؟ امریکی دانشوروں کو یہ حقیقت جان لینی چاہیے کہ حرامزادے صرف گورے صلیبیوں میں پائے جاتے ہیں، ملت اسلامیہ میں ان کا کوئی وجود نہیں۔ اس لئے اگر حرامزادوں کو مارنا ہے تو یورپ وامریکہ پر ایٹم بموں کی بارش کر دو کہ انہی خطوں میں حرامی آباد ہیں۔

گزشتہ تین صدیوں کی فتوحات جو مسلمان صلیبی گماشتوں کے ذریعے انہیں ملی ہیں، اس سے گوروں کا دماغ خراب ہو گیا ہے اور یہ اپنا حرامی ہونا ہی نہیں بلکہ اپنی اوقات بھی بھول گئے ہیں۔ یہ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کر لیتے تو یوں متکبر نہ ہوتے۔ یہ انہی گوروں کے آباء حکمران تھے جو اپنی بیٹیاں اور بہنیں دے کر اپنی جان بچایا کرتے تھے۔ گرینڈ چانسلر کنٹا کوزین قسطنطنیہ کا شہنشاہ تھا جس نے اپنی بیٹی شہزادی تھیوڈورا کو عثمانی سلطان اورخان کے حرم میں داخل کر کے اپنی دوستی کا اظہار کیا تھا۔ بلغاریہ کے باشاہ نے اپنی عثمانی سلطان مراد اول کے حضور بطور نذر بھیجی۔ لین پول لکھتا ہے کہ ''بلغاریہ کے بادشاہ اپنے مفتوح ہونے کا انتظار بھی نہ کیا بلکہ اس سے پہلے ہی بڑی عاجزی کے ساتھ اس نے مراد سے رحم کی بھیک مانگی اور اپنی ایک بیٹی اس کے سپرد کر دی''۔ سربیا کے بادشاہ اسٹیفن نے اپنی بہن شہزادی ڈسپینا (DESPINA) سلطان بایزید یلدرم کو پیش کی۔ ایسی ان گنت مثالیں تاریخ میں موجود ہیں۔ کیا صلیبی تاریخ کسی اسامہ اور ملا عمر کی مثالیں پیش کر سکتی ہے۔ صلیبیوں کو یہ بات ذہن نشین کر لینی چاہیے کہ بازی الٹنے والی ہے اور ان شاء اللہ اس کرہ ارض کو حرامیوں ظالموں، متکبروں اور حقیقی دہشت گردوں سے پاک کر دیا جائے گا۔

(ماہنامہ ''بیدار ڈائجسٹ'' لاہور، جنوری ۲۰۰۲ء)